بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناخن کاٹنے کی مقدار کیا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ ناخن 40 دن سے پہلے کاٹنا ضروری ہیں، تو کیا یہ پورے ناخن کاٹنا ضروری ہیں یا تھوڑے سے کاٹ لیں اور بقیہ چھوڑ سکتے ہیں ؟

جواب

ناخن چھوٹے کرنے سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کے سروں سے جتنی مقدار ناخن بڑھ چکے ہوں، وہ ساری مقدار کاٹ دی جائے، کیونکہ اس میں میل وغیرہ بھر جاتا ہے، جس سے گھن آتی ہے۔ اور اس سے آگے مزید اس حد تک ناخن کاٹنا، کہ جس سے انگلی کو ضرر نہ پہنچے، یہ مستحب ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے "الفطرة خمس، أو خمس من الفطرة: الختان، والاستحداد، ونتف الإبط، وتقليم الأظفار، وقص الشارب "ترجمہ: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرانا، موئے زیر ناف بال صاف کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن ترشوانا اور مونچھیں کترنا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 5889، ص 1090، 1091، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت فتح الباری میں ہے "والمراد إزالة ما يزيد على ما يلابس رأس الإصبع من الظفر لأن الوسخ يجتمع فيه فيستقذر "ترجمہ: اس سے مراد انگلی کے سرے سے جو ناخن بڑھ جائے، اس کو زائل کرنا ہے، اس لیے کہ اس میں میل جمع ہو جاتی ہے، جس سے گھن آتی ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 10، صفحہ 345، دارالمعرفۃ، بیروت)

ناخن کاٹنے کی مقدار کے متعلق "حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح" میں ہے "ثم قص الأظفار هو إزالة ما يزيد على ما يلابس رأس الإصبع من الظفر بمقص أو سكين أو غيرهما۔۔۔وتستحب المبالغة في إزالة الأظفار إلى حد لا يضر بالإصبع كذا في فتح الباري "ترجمہ: ناخن تراشنے سے مراد انگلی کے سرے سے جو ناخن بڑھ جائے، اس کو قینچی یا چھری وغیرہ سے زائل کرنا ہے۔ اور ناخن کاٹنے میں اتنا مبالغہ کرنا جس سے انگلی کو ضرر نہ ہو یہ مستحب ہے اسی طرح فتح الباری میں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 525، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4898

تاریخ اجراء: 15شوال المکرم 1447ھ/04اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net